ہائے سجادؑ

گو ہو گیا زمانہ شانے سے تا بہ شانہ
تابوت چل رہا ہے کاندھے بدل رہے ہیں

خاکپائے ماتم گسارانِ حسینِ مظلومؑ

میر احمد نوید

نوحہ

تصویرِ کربلا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں
تفسیرِ لاالہٰ ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

اے انتہائے حسرت حرف و عدد میں کب ہے
وہ علم جو چھپا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

لے کچھ خبر کہیں خود اللہ تو نہیں ہے
یہ کون رو رہا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

اے ضعف اہلِ دل پر کُھلتا ہے وقتِ گریہ
وہ راز جو چُھپا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

ہے اِس کی روشنی سے نورِ الہٰ روشن
روشن جو اِک دیا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

Presented By: ShianeAli.com

ہر صبح ایک سورج نیزے پہ ہے بُرِیدہ
ہر شام بے ردا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

جس وقت آگ لے کر خیموں میں شام آئی
وہ وقت تھم گیا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

کھول اے نویدؔ آنکھیں رکھ طاق میں کتابیں
یہ دیکھ کیا لکھا ہے عابدؑ کے آنسوؤں میں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سجادؑ کی آنکھوں سے خدا دیکھ رہا ہے
لٹتے ہوئے زینبؑ کی ردا دیکھ رہا ہے

دیکھے گا انھی آنکھوں سے اِس گھر کا اُجڑنا
جن آنکھوں سے اِس گھر کو بسا دیکھ رہا ہے

کیا دیکھے وہ زنجیر کو کیا طوق کو دیکھے
رسّی میں سکینہؑ کا گلا دیکھ رہا ہے

اک نیزے پہ سر دیکھ رہا ہے شہِؑ دیں کا
اک نیزے پہ زینبؑ کی ردا دیکھ رہا ہے

جس شانے کو توحید ہے تھامے ہوئے ہائے
اُس شانے کو رسّی میں بندھا دیکھ رہا ہے

Presented By: ShianeAli.com

ہے کرب و بلا کتنی پرانی کہ زمانہ
ہر دور میں ہر رخ سے نیا دیکھ رہا ہے

سب شاہ کی نظروں میں خدا دیکھ رہے ہیں
گل ہوتے ہوئے کون دیا دیکھ رہا ہے

اِس فرش پہ آنے کے لئے عرش ہے بے چین
جھک جھک کے سرِ فرشِ عزا دیکھ رہا ہے

مرنے کو نویدؔ آہ تصور ہی بہت ہے
بازار میں کن آنکھوں سے کیا دیکھ رہا ہے

Presented By: ShianeAli.com

رمزِ لا الہٰ کیا ہے

بتا اے گریۂ عابدؑ کہ رمزِ لا الہٰ کیا ہے
سرِ شبیرؑ کیا ہے اور زینبؑ کی ردا کیا ہے

ردا لٹنے سے لے کر حرفِ الااللہ بچنے تک
علیؑ جانے لٹا کیا ہے خدا جانے بچا کیا ہے

جواب اِن کا حسینؑ ابن علیؑ میں مل گیا مجھ کو
ازل کیا ہے ابد کیا ہے خودی کیا ہے خدا کیا ہے

خدا کو کردیا جس کے کرم نے لائق سجدہ
ہے رب جس کا ہیں ہم اس کے ہمارا پوچھنا کیا ہے

کبھی کانوں میں تیرے گر نہ ہل من کی صدا آئی
تو پھر اے سننے والے یہ بتا تو نے سنا کیا ہے

جو گریہ بن گیا وہ غم ہے کیا اے گریۂ عابدؑ
جو دھڑکن بن گئی دل کی وہ ماتم کی صدا کیا ہے

علیؑ نے میرے کاسے میں فقری ڈال دی جس دم
نویدؔ اُس دم مرے دل پر کھلا دستِ خدا کیا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

عابدِؑ بیمار کو اُمت صلہ دیتی رہی
غش میں اُن کو تازیانوں کی دوا دیتی رہی

خاک کو صحرا کی زینبؑ کی طرف سے شکریہ
خاک اُڑ اُڑ کو کھلے سر کو ردا دیتی رہی

سر تھا نیزے پر علی اکبرؑ کا اور ناقے پہ ماں
ماں بڑی حسرت سے بیٹے کو صدا دیتی رہی

شمر یہ اسلام کی گردن ہے خنجر مت چلا
اور گلا کٹتا رہا زینبؑ صدا دیتی رہی

کاش اِس صورت سے ہی بچ جائے زینبؑ کی ردا
آگے آگے آکے ہر بی بی ردا دیتی رہی

Presented By: ShianeAli.com

ایک ننھی اور ویراں سی لحد زنداں میں
قافلہ جو لُٹ گیا اس کا پتا دیتی رہی

کیا کہوں مَیں شام والے کس قدر تھے بدنصیب
وہ ستم کرتے رہے زینبؑ دعا دیتی رہی

قافلہ جاتا ہے ہل مِن کی صدا سُن کر نویدؔ
یہ صدا ہر دَور میں کرب و بلا دیتی رہی

نوحہ

ہائے سجادؑ جو زنجیر پہن کر آئے
پھول آنے تھے مگر بدلے میں پتھر آئے

صرف کُرتا علی اصغرؑ کا لیا زینبؑ نے
شامی لُوٹا ہوا اسباب جو لے کر آئے

دھول سے چہرے اَٹے تھے، تھی رسن ہاتھوں میں
سرِ بازار وہ قیدی جو کُھلے سر آئے

ایک ہنگام اٹھا شامِ غریباں کی طرح
شہہؑ کا سر لے کے جو زنداں سے ستمگر آئے

نوحہ کرتی ہے مدینے میں یہ صغراؑ تنہا
خط ہی آیا نہ خبر آئی نہ اکبرؑ آئے

آؤ بابا ذرا زینبؑ کا کرو استقبال
سر کھلے کس طرح دربار کے اندر آئے

تنگ رسی سے سکینہؑ کا گلا گُھٹتا ہے
فاصلہ ختم ہو کب جانیے، کب گھر آئے

دیکھتی رہ گئی زینبؑ بھی بندھے ہاتھوں سے
سُوئے سجادؑ لعیں لے کے جو لنگر آئے

کس سے یہ بار اُٹھا، کس نے اُٹھا یا ہے نویدؔ
بار شانوں پہ جو سجادؑ اُٹھا کر آئے

نوحہ

قید ہو کر جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
تازیانے کھا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

جشن ہے کیسا یہ لوگو کیوں سجے ہیں راستے
شامیوں کے ہاتھ میں پتھر ہیں کس کے واسطے
کیا کھلے سر آرہا ہے قافلہ سجادؑ کا

رسیاں ہیں بیڑیاں ہیں طوق ہیں لنگر بھی ہیں
راہ میں کوڑے بھی ہیں کانٹے بھی ہیں پتھر بھی ہیں
پھر بھی چلتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

انبیاء جاتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے اُس طرف
اولیا جاتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے اُس طرف
جس طرف سے آرہا ہے قافلہ سجادؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

شرم سے زینبؑ کے پاؤں دھنس رہے ہیں کیا کرے
اور ستم یہ ہے کہ شامی ہنس رہے ہیں کیا کرے
خون روتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

بہہ رہا ہے زینبؑ و کلثومؑ کے سر سے لہو
جم رہا ہے ایڑیوں پر بہہ کے لنگر سے لہو
ہائے پتھر کھا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

زور باطل میں جو تھا وہ گھٹ رہا ہے اے نویدؔ
ظلم کا بادل جو تھا وہ چھٹ رہا ہے اے نویدؔ
اور بڑھتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

طوق کھولو کہ گھُٹا جاتا ہے بیمار کا دم
کھولو زنجیر کہ زنجیر سے کٹتے ہیں قدم

طوق گردن میں پڑا پاؤں میں زنجیر پڑی
دیکھتی رہ گئی بس زینبؑ مظلوم کھڑی
دُکھ سے دہرا ہو بیمار کمر کھا گئی خم

آئی بیمار مسافر پہ قیامت کی گھڑی
لو وہ نقارہ بجا آ گئی رخصت کی گھڑی
قافلہ لے کے چلا قافلہ سالارِ حرم

راہ اِس موڑ پہ لے آئی اُسے آہ کہاں
تازیانے کہاں پشتِ خلفِ شاہ کہاں
اُٹھنے سے پہلے نہ کیوں ٹوٹ گئے دستِ ستم

Presented By: ShianeAli.com

کیا قیامت ہے گرفتار کو غش آتا ہے
قافلہ روکو کہ بیمار کو غش آتا ہے
ہائے ناقے سے یہ زینبؑ کی صدا تھی پیہم

ابھی بیمار کے زخموں سے لہو جاری ہے
تازیانے نہ لگاؤ کہ غشی طاری ہے
ہاتھ روکو تمہیں زینبؑ کے کُھلے سر کی قسم

تازیانوں میں نہ وقفہ کوئی دم آتا ہے
اِک جو ہٹتا ہے تو اک تازہ دم آجاتا ہے
ایک بیمار پہ جاری ہے یہ لشکر کا ستم

ہاتھ رہ رہ کہ وہ بیمار نہ کیوں دل پر دھرے
زخمِ بے پردگی اہل حرم کیسے بھرے
ہائے اس زخم کا کوئی بھی نہیں ہے مرہم

گھاؤ زنجیر کا مٹتا تھا نہ بھرتا تھا نویدؔ
طوق پڑھتے ہوئے نوحہ جو گزرتا تھا نویدؔ
ہائے زنجیر سے آتی تھی صدائے ماتم

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

کہو ہائے ہائے عابدؑ، کہو ہائے ہائے شام
آزاد سب ہیں قید ہے زنجیر میں امامؑ

ٹوٹی اگرچہ کس پہ قیامت نہ راہ میں
گزری اگرچہ کس پہ مصیبت نہ راہ میں
پر یہ وہ ہے کہ جس پہ مصیبت ہوئی تمام

عابدؑ کے دونوں ہاتھ ہیں زنجیر میں بندھے
حسرت سے جا رہے ہیں وہ لاشوں کو دیکھتے
لاشوں کو ہاتھ اُٹھا کے کریں کس طرح سلام

اے راہِ شام بول مسافر وہ کون تھا
تھا پتھروں کی زد پہ جو آخر وہ کون تھا
کھاتا تھا تازیانے نہ کرتا تھا وہ قیام

Presented By: ShianeAli.com

کب دستِ تازیانہ رکا دن گزر گیا
سورج سے خون رستا رہا دن گزر گیا
زخموں سے چور آئی سسکنے ہوائے شام

برسا کے اشک ابر نے سجدہ کیا اسے
صابر تو کیا ہے صبر نے سجدہ کیا اسے
معبود ہے یہ صبر کا عابدؑ ہے اِس کا نام

زنجیر زن کی آہ و بکا ہے یہی نویدؔ
ہر ماتمی کے لب پہ صدا ہے یہی نویدؔ
قیدی بنے ہیں اہلِ حرم شرم اہلِ شام

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

گزرا تھا بیبیوں کو لے کر کہاں کہاں سے پوچھو نہ سرباں سے
آئے کُھلے سروں پر پتھر کہاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

یا سیلیاں لگی تھیں یا رسیاں بندھی تھیں
زینبؑ کے بازوؤں پر آئے نشاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

باندھی گئی تھی بیڑی طوقِ گلو سے کیسے
آتی تھی سانس کیسے کھنچتی تھی جاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

چلتی تھیں قید ہو کر جھک جھک کے بیبیاں کیوں
باندھی گئی سکینہؑ کے ریسماں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

Presented By: ShianeAli.com

لائی تھی جو وطن سے دامن میں پھول زینبؑ
بکھرے وہ پھول کیسے آئی خزاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

بس دیکھ لو سروں پر یہ خاک رہ گزر کی
کس کا ہے اور چلا تھا یہ کارواں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

ہر لمحہ کربلا ہے ساری زمیں ہے مقتل
آغاز گر کے تو وہ داستاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

سب پر نویدؔ کی تھی جس بار نے گرانی
وہ بار کھینچ لایا یہ ناتواں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

جب پتھروں کی زد پہ گرفتار آ گیا
زینبؑ پکاریں شام کا بازار آ گیا

زخموں سے خوں کی دھار بھی ٹھہری نہ تھی ابھی
عابدؑ نے غش سے آنکھ بھی کھولی نہ تھی ابھی
پھر تازیانہ لے کے ستمگار آ گیا

پاؤں دھنسے کہ بیڑیاں خاموش ہوگئیں
اُٹھا وہ شور بیبیاں خاموش ہوگئیں
پھر غش میں ہائے قافلہ سالار آ گیا

گزری جدھر جدھر سے قیامت ہوئی نہ کم
زینبؑ کے سر سے ایک مصیبت ہوئی نہ کم
بازار سے جو نکلی تو دربار آ گیا

وہ قہقہے وہ شور وہ تاشے وہ اژدہام
عابدؑ کے لب پہ ہائے کبھی آ گیا جو شام
زینبؑ کو یاد دروں کا آزار آ گیا

اس قافلے نے کیسی مصیبت نہیں سہی
راہوں میں قیدیوں کے لیے دھوپ ہی رہی
کب یہ ہُوا کہ سایۂ دیوار آ گیا

روزِ جزا نویدِ صفِ انبیاء سجی
حق کی صدا پہ اُٹھ گئے تعظیم کو سبھی
جب صبر کے قبیلے کا سردار آ گیا

نوحہ

یہ دم ہے کہاں طوق میں عابدؑ کو جھکالے
یہ سر تو پسِ طوق ہے افلاک سنبھالے

یارب سرِ زینبؑ سے ردا یوں تو نہ لُٹتی
یہ غربتِ زینبؑ تو چھپائے نہیں چھپتی
سر کیسے چھپائے وہ اگر خاک نہ ڈالے

دڑوں سے شکستہ ہوئے سجادؑ کے پہلو
رسی میں بندھے جس گھڑی زینبؑ کے تھے بازو
حسرت ہی رہی دل میں کہ عابدؑ کو بچالے

معصوموں کا یہ حال بھی دیکھے کوئی ہائے
بچہ جو کہیں راہ میں پانی کوئی پائے
جلتی ہوئی سجادؑ کی بیڑی پہ ہی ڈالے

Presented By: ShianeAli.com

آتی ہے اِن آنکھوں میں جو یہ اڑتی ہوئی دھول
ہے شام کی راہوں میں جو یہ اڑتی ہوئی دھول
اِس دھول سے کہہ دے کوئی زینبؑ کو چھپالے

سجادؑ یہ کہتے تھے نہ کر ظلم یہ ملعون
مت کھینچ یہ گوہر نہ سکینہؑ کا بہا خون
گر تجھکو بہانا ہے میرا خون بہالے

اس دم تھا نویدؔ آگ کے شعلوں میں وہ خیمہ
اٹھتے ہوئے شعلوں میں تھی زینبؑ کی تمنا
جل جائے وہ خود آگ میں عابدؑ کو بچالے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

ہیں تیرے پاؤں یہ بیڑی کے درمیاں سجادؑ
کہ بازوؤں میں ہے زینبؑ کے ریسماں سجادؑ

بندھا جو ہوگا رسن میں گلا سکینہؑ کا
کڑی تو پڑگئی ہوں گی یہ بیڑیاں سجادؑ

یہ ہاتھ ہتھکڑیوں میں لگے کہاں جکڑے
گلے کا طوق لگا کس جگہ گراں سجادؑ

جو تو اٹھاتا نہ بارِ فلک حسینؑ کے بعد
تو ٹوٹ پڑتا زمیں پر یہ آسماں سجادؑ

یہ بے ردائیِ زینبؑ یہ شام کا بازار
یہ تازیانے کہاں اور تُو کہاں سجادؑ

Presented By: ShianeAli.com

ملادی خاک میں دربار کی اذاں تونے
اذاں کے درمیاں تونے جو دی اذاں سجادؑ

ردا کو شام کے بازار میں وہ یاد کرے
کہ تازیانے تجھے کھاتے دیکھے ماں سجادؑ

لکھے جو لفظ تو ٹپکے قلم سے خون نویدؔ
یہ حال ہو تو ترا حال ہو بیاں سجادؑ

نوحہ

آزادیِ توحید ہے سجاد کی زنجیر
والفجر کی تمہید ہے سجادؑ کی زنجیر

یہ شامِ غریباں کے اندھیرے کی صدا ہے
ہر صبح کی اُمید ہے سجادؑ کی زنجیر

وہ ذات کا زنداں ہو زماں ہو کہ مکاں ہو
ہر قید کی تردید ہے سجادؑ کی زنجیر

کس رات کا مہتاب ہے پیرایۂ سجادؑ
کس صبح کا خورشید ہے سجادؑ کی زنجیر

ہر ایک پہ سجتا نہیں یہ زیورِ سجادؑ
بس فقر کو تقلید ہے سجادؑ کی زنجیر

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سجادؑ سے بازار میں آیا نہیں جاتا
زنجیروں میں بھی خود کو چھپایا نہیں جاتا

لاتے ہیں اُسے ہوش میں زینبؑ کو ستا کر
دروں سے جسے ہوش میں لایا نہیں جاتا

بازار میں ہے سر کو جھکائے ہوئے ہائے
سرطوق سے بھی جس کا جھکایا نہیں جاتا

سجادؑ اُٹھائے ہوئے بازار سے گزرے
یزداں سے بھی جو وزن اٹھایا نہیں جاتا

چہروں کو بھلا اہلِ حرم کیسے چھپاتے
گر خاک سے بھی پردہ بنایا نہیں جاتا

Presented By: ShianeAli.com

کوئی کہو ہوتا مرے سجادؑ کا کیا حال
آنکھوں سے اگر خون بہایا نہیں جاتا

کہتا ہے نویدؔ آہ لہو آنکھ سے بہہ کر
نوحہ وہ لکھا ہے جو سنایا نہیں جاتا

نوحہ

اے شام لہو ہوگئیں سجادؑ کی آنکھیں
راہوں میں کہیں کھو گئیں سجادؑ کی آنکھیں

نیزہ جو بڑھے کھینچنے زینبؑ کی ردا کو
یوں ہو تو یہ سمجھو گئیں سجادؑ کی آنکھیں

بس کر نہ گیا آنکھوں سے پھر شام کا بازار
گریے ہی میں دیکھو گئیں سجادؑ کی آنکھیں

تھمتا ہی نہیں جس کیلئے گریۂ مہدیؑ
کیا جانیئے کیا روگئیں سجادؑ کی آنکھیں

ماتم کی صدا بن گیا خود دل کا دھڑکنا
غم سینے میں وہ بوگئیں سجادؑ کی آنکھیں

Presented By: ShianeAli.com

معصوم سکینہؑ کی طرف سیلیاں لے کر
لوشمر بڑھا لوگئیں سجادؑ کی آنکھیں

اے نالہ گرو نوحہ گرو گریہ گسارو
آنکھوں کو تو کھولو گئیں سجادؑ کی آنکھیں

مہدیؑ کی وہ آنکھیں ہیں نویدؔ اور کہوں کیا
جن آنکھوں میں زم ہوگئیں سجادؑ کی آنکھیں

نوحہ

آ گیا بازار علی اکبرم
غش میں ہے بیمار علی اکبرم

اشک بہالے یہ ماں ، صدقہ نکالے یہ ماں
تم کو سجالے یہ ماں ، دولہا بنالے یہ ماں
آؤ جو اک بار علی اکبرم

ہچکیاں لے لے کے ماں، سنتی ہے جب بھی اذاں
تن سے نکلتی ہے جاں ، لگتی ہے دل پر سناں
چلتی ہے تلوار علی اکبرم

آ گئی شام بلاء ، ہوتی ہے ماں بے ردا
بھول گئے ماں کو کیا ، سنتے نہیں کیوں صدا
ماں کے مددگار علی اکبرم

Presented By: ShianeAli.com

غم سے چھڑاؤ اُسے ، شکل دکھاؤں اُسے
لے کے تو آؤ اُسے ، بھول نہ جاؤں اُسے
صغرا ہے بیمار علی اکبرم

وہ جو ہے ماں کی مثال ، زینبؑ برگشتہ حال
جس نے رکھا ہے خیال ، پالا ہے اٹھارہ سال

اے مرے کڑیل جواں ، ماں کے بندھی ریسماں
چلنے کو ہے کارواں ، تم ہو نہ جانے کہاں
مل تو لو اک بار علی اکبرم

تم نہیں ہونا ملول ، ماں کو ستم سب قبول
سر پہ اگر چہ ہے دھول ، بچ گیا دین رسولؐ
لٹ گیا گھر بار علی اکبرم

Presented By: ShianeAli.com

آ گیا دربارِ شام ، جمع ہیں سب خاص و عام
ہنس رہا ہے بے لگام ، بیبیوں کا لے کے نام
مجمعِ اغیار علی اکبرم

ہے یہ صدائے نویدؔ ، در پہ جو آئے نویدؔ
صدقہ جو پائے نویدؔ ، لے کے وہ جائے نویدؔ
اے مرے سرکار علی اکبرم

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

شام ہے تیروں سے چھلنی چل رہی ہیں آندھیاں
اُٹھ رہا ہے بیبیوں کے جلتے خیموں سے دھواں

اے سکینہؑ یہ ہے مقتل ہیں یہاں لاشے پڑے
بابا بابا کہتے کہتے آ گئی ہو تم کہاں

طوق گردن میں پڑا ہے بیڑیاں پیروں میں ہیں
سر جھکائے خاک پر بیٹھا ہوا ہے اک جواں

اُڑ رہی ہے دشت میں چاروں طرف خیموں کی راکھ
رو رہا ہے آسماں اور رو رہی ہیں بیبیاں

خون بہنا مرتے دم تک بھی نہ کانوں سے رکا
اس طرح کھینچی گئیں کانوں سے اُس کے بالیاں

Presented By: ShianeAli.com

لپکے نیزے آگئے خیموں کے اندر اہلِ شر
چھپ رہی ہیں زینبؑ مضطر کے پیچھے بیبیاں

پانی پایا ہے حرم نے شامِ عاشورہ کے بعد
بندھ گئیں ہیں دیکھ کر پانی کو سب کی ہچکیاں

ہاں اُٹھو اور نیت کرب و بلا باندھو نویدؔ
آ رہی ہے دشت سے ہل من کی آوازِ اذاں

نوحہ

پیاسوں کا قافلہ ہے کہ آہیں بھی قید ہیں
بچے بھی سب رسن میں ہیں مائیں بھی قید ہیں

اک سار باں ہے سر پہ نہیں جس کے کوئی چھاؤں
بیڑی وہ پاؤں میں ہے کہ کٹتے ہیں جس سے پاؤں
وہ طوق ہے گلے میں کہ سانسیں بھی قید ہیں

ناقوں کو تیز لے کے جو چلتے ہیں اہل شر
بچے بھی گرتے جاتے ہیں ناقوں سے خاک پر
اس پر ستم کہ ماؤں کی باہیں بھی قید ہیں

سر کو پٹکتی خاک پہ سیدانیوں کے ساتھ
زنداں میں قید سارے ہی زندانیوں کے ساتھ
صبحیں بھی قید میں ہیں تو شامیں بھی قید ہیں

Presented By: ShianeAli.com

کھینچا سکینہؑ کا جو گلا گھٹ کے رہ گئی
بابا نہ کہہ سکی کہ صدا گھٹ کے رہ گئی
رسی ہے یوں گلے میں صدائیں بھی قید ہیں

وہ خامشی ہے درد میں ڈھلتی نہیں صدا
ہونٹوں سے قیدیوں کے نکلتی نہیں صدا
ہے حبس اِس قدر کے ہوائیں بھی قید ہیں

دائم نویدؔ سینے میں ہے غم حسینؑ کا
دھڑکن بھی دل کی کرتی ہے ماتم حسینؑ کا
زندانِ اشک میں مری آنکھیں بھی قید ہیں

نوحہ

زنجیروں میں ہے کس لئے سالار خدایا
کم پڑ گیا کیا طوق کا آزار خدایا

بے پردگئ اے اہلِ حرم ہی نہ تھی کچھ کم
کیوں اسکو دیا شام کا بازار خدایا

کیسا ہے ستم بعدِ ستم بر سرِ سجادؑ
بازار گیا آ گیا دربار خدایا

زنجیروں میں یہ دل کے دھڑکنے کی صدا ہے
یا اشکوں کے گرنے کی ہے رفتار خدایا

کیوں اسکو مسیحا کا مسیحا نہ کہوں میں
میں کیوں کہوں سجادؑ کو بیمار خدایا

سجادؑ نے شانے پہ لیا صبحِ ازل میں
جب کوئی اٹھانے نہ بڑھا بار خدایا

زینبؑ سے تو پوچھو یہ مسافر ہے کہاں کا
آیا ہے کہاں ہو کے گرفتار خدایا

آنکھوں سے نویدؔ اُسکے بہا کس لئے پھر خوں
خنجر ہی چلی اس پہ نہ تلوار خدایا

نوحہ

جو بیڑی ناتواں پیروں میں شام ڈھلتے پڑی
پھوپھی عجیب سی حسرت سے دیکھتی تھی کھڑی

فرازِ ناقہ سے ہائے بہن نے کیا دیکھا
تھی لاش بھائی کی جلتی ہوئی زمیں پہ پڑی

جو تازیانہ لگایا پہنا کے طوق اُسے
پھوپھی تو تھام کے دل رہ گئی کھڑی کی کھڑی

ہر ایک خیمہ سراسر لہو میں ڈوب گیا
تھمی نہ شام تلک خون کی لگی وہ جھڑی

گری سکینہؑ جو ناقے سے پائے عابدؑ میں
یہ وہ گھڑی تھی کہ جب بیڑی پڑگئی تھی کڑی

Presented By: ShianeAli.com

اُٹھے جو غش سے تو زینبؑ کو بے ردا دیکھا
نہ بھولے عابدِؑ بیمار عمر بھر وہ گھڑی

تھی تازیانہ اُسے بے ردائی زینبؑ کی
مصیبتوں میں مصیبت یہی تھی سب سے بڑی

کہو ہوا سے یہاں خاک سر پہ رہنے دے
ردا کہاں ہے یہاں خاک ہی ہے سر پہ پڑی

جو چھت نہیں تھی تو زنداں میں قیدیوں پہ نویدؔ
تمام دھوپ پڑی اور تمام اوس پڑی

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

بازار نے سجادؑ کو آتے ہوئے دیکھا
سرتا بہ قدم خوں میں نہاتے ہوئے دیکھا

زینبؑ کی ردا بابا کا سر بازوئے عباسؑ
سجادؑ کو کیا کیا نہ لُٹاتے ہوئے دیکھا

بیڑی میں کہاں دم تھا کہ پیروں سے لپٹتی
سجادؑ کو خود پاؤں بڑھاتے ہوئے دیکھا

بگڑی تھی کچھ ایسی جو کسی سے بھی نہ بنتی
سجادؑ کو وہ بات بناتے ہوئے دیکھا

وہ جس نے اللہ کا رستہ کیا سیدھا
پتھر اُسے ہر موڑ پر کھاتے ہوئے دیکھا

زینب کی اذیت سے اُسے آتا تھا جب غش
دُرّوں سے اُسے ہوش میں لاتے ہوئے دیکھا

بس خاک اُڑاتے ہوئے دیکھا اُسے میں نے
آنکھوں سے اُسے خون بہاتے ہوئے دیکھا

مقتل تو نویدؔ آہ بسانے کو بہت تھے
سجادؑ کو زندان بساتے ہوئے دیکھا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

جب شام ہوئی درد سے دُہرا گئے سجادؑ
نیزے پہ ردا دیکھی تو غش کھا گئے سجادؑ

پھر سر پہ عمامہ نہ لیا خاک ہی ڈالی
زینبؑ کی ردا کیا ہے یہ بتلا گئے سجادؑ

جیسا کہ گلوئے علیؑ اصغرؑ سے بہا ہے
ویسا ہی لہو آنکھ سے برسا گئے سجادؑ

کب شام کے زنداں کے اندھیرے کو خبر ہے
کس شمع کو کس خاک میں دفنا گئے سجادؑ

تنہائی خدا کی ہے جو سمجھائی علیؑ نے
تنہائی علیؑ کی ہے جو سمجھا گئے سجادؑ

Presented By: ShianeAli.com

کرسی سے اٹھا کوئی کوئی عرش سے اٹھا
محشر میں جو گونجی یہ ندا آ گئے سجادؑ

لے تیز نویدؔ اور جو ماتم کی ہوئی ہے
اِس وقت یہ لگتا ہے یہاں آ گئے سجادؑ

Presented By: ShianeAli.com

اسرار ہیں زین العباؑ

منکشف جب تک نہ ہوں اسرار ہیں زین العباؑ
عبد میں معبود کا اظہار ہیں زین العباؑ

کیسی زنجیریں کہاں کا طوق کیا زنداں کی قید
اختیارِ کُن کے جب مختار ہیں زین العباؑ

تو کسے زنجیر پہنانے چلا ہے بے خبر
جانتا ہے وقت کی رفتار ہیں زین العباؑ

صبر کی طاقت کا اندازہ تجھے ہوجائے گا
ظلم تیرے سامنے اس بار ہیں زین العباؑ

جو نہ نکلی نیام سے کرب و بلا کے دشت میں
صبر کے لشکر کی وہ تلوار ہیں زین العباؑ

Presented By: ShianeAli.com

جس پہ درباری اذانیں بھی نہ غالب آسکیں
ناتوانی میں بھی وہ گفتار ہیں زین العباؑ

جانے کیا گزری ہے ان پر شام کے بازار میں
خود ہی نوحہ خود ہی ماتمدار ہیں زین العباؑ

ہیں مسیحا کے خدا اس راز کو سب سے نویدؔ
راز رکھنے کے لئے بیمار ہیں زین العباؑ

نوحہ

سجادؑ آ رہے ہیں سجاد آ رہے ہیں
اہل حرم لہو کے آنسو بہا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجاد آ رہے ہیں

کس طرح پتھروں سے زخمی کیا نبیؐ کو
گلیوں میں کس طرح سے کھینچا گیا علیؑ کو
خلقت کو سارے منظر پھر یاد آ رہے ہیں
سجاد آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

ہر اک نبی کے لب پر تکبیر کہہ رہی ہے
راہوں میں بین کرتی زنجیر کہہ رہی ہے
آتے ہوئے سروں پر پتھر بتا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

والشمس والضحیٰ کی تمہید پیچھے پیچھے
سر پر ہے خاک ڈالے توحید پیچھے پیچھے
شہبازؑ آگے آگے نوحہ سنا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

شب دن میں ڈھل رہی ہے دن شب میں ڈھل رہا ہے
یہ قافلہ مسلسل صدیوں سے چل رہا ہے
کانٹے بچھانے والے کانٹے بچھا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

بیڑی میں قید ہو کر آزاد چل رہے ہیں
سجادؑ کب رکے ہیں سجادؑ چل رہے ہیں
دُرّے لگانے والے دُرّے لگا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

اپنی صدا میں قدسی اعلان کر رہے ہیں
آمد کا روزِ محشر سامان کر رہے ہیں
خود مصطفیؐ و حیدرؑ رستا بنا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

یہ جو نویدِ اذاں کی آواز آ رہی ہے
لَے تیز ہو کے ماتم کی یہ بتا رہی ہے
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

نوحہ

آؤ میں بتاتا ہوں تمہیں اپنی فضیلت
عابدؑ ہوں میں کیوں اور ہے کیا میری عبادت
جز ماتم و گریہ نہیں کچھ میری امامت
کیوں مجھ کو ملی قافلۂ غم کی قیادت
توحید کے دربار میں کس کا ہے یہ قامت
بازار میں لائی ہے بتاؤ کسے غربت
ہے میری فضیلت نہ امامت نہ ولایت
ہے فخر مرا یہ کہ میں ہوں پہلا عزادار
مقتل ہو کہ زنداں ہو کہ بازار کہ دربار
یہ بارِ گراں پشت پہ میں نے ہی اٹھایا
اِس غم نے مجھے پہلا عزادار بنایا
عمامہ مرا دھول ہے اور خاک ہے دستار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

Presented By: ShianeAli.com

کٹ جاتا مرا سر کہ ستمگر بھی تھے موجود
تھے تیر بھی تلوار بھی خنجر بھی تھے موجود
اس واسطے آیا مرے حصے میں یہ بازار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

پوشیدہ مرے گریے میں آدم کا ہے گریہ
پوشیدہ مرے گریے میں خاتم کا ہے گریہ
اِس واسطے مجھ کو ہے ملا دیدۂ خونبار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

یہ کرب و بلا خواب ہے میں خواب کی تعبیر
اِس واسطے ڈالی گئی اِن پیروں میں زنجیر
اِس واسطے گردن میں پڑا طوقِ گرانبار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

Presented By: ShianeAli.com

بازار میں اِن آنکھوں سے رونا تھا مجھے خون
یا شام کے دربار میں ہونا تھا مجھے خون
اس واسطے مجھ پر نہ چلائی گئی تلوار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

یہ وزن ہی ایسا تھا کسی نے نہ اُٹھایا
یہ وزن اُٹھانے کو مگر کوئی نہ آیا
اِس واسطے مجھ کو ہے ملا شام کا آزار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

نیزے پہ ردا دیکھی ہے اے شامِ غریباں
دیکھا ہے سرِ نیزہ سرِ شاہِ شہیداں
اِس واسطے ہے گریہ و ماتم مرا اظہار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

ہے قافلۂ شام و سحر میرے حوالے
میں چلتا ہی رہتا ہوں لیے پاؤں میں چھالے
اِس واسطے ہے مجھ کو ملا راستا پرخار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

میں پیکرِ عصمت ہوں میں ہوں پشتِ رسالت
میں پشتِ امامت ہوں میں ہوں پشتِ ولایت
اِس واسطے دُرّوں کی ہوئی پشت پہ بوچھار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

اک میں ہی جہانِ فیہ کوں ، کُن کی صدا ہوں
مقتل میں جو سر کٹ گئے میں ان کی صدا ہوں
اِس واسطے توحید کے لہجے میں ہے گفتار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

Presented By: ShianeAli.com

ہر وقت نویدؔ آتی ہے سجادؑ کی آواز
گونجی ہی چلی جاتی ہے سجادؑ کی آواز
اِس واسطے ہے وقت سے آگے مری رفتار
میں پہلا عزادار ہوں میں پہلا عزادار

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

چلے جب سیدِ سجادؑ اجڑا قافلہ لے کر
نہ تھا سر پر عمامہ کربلا کی خاک تھی سر پر

عمامے لُٹ گئے ہائے ردائیں لٹ گئیں ھائے
سروں کو ڈھانپنے کو خاک ہے یا راہ کے پتھر

لپٹ کر گرد میں اہل حرم روتے تھے غازی کو
قناتیں بن گئی تھی راستے کی دھول اُڑ اُڑ کر

طوافِ سید سجادؑ کرنے جب بھی اُٹھتی تھی
ٹہر جاتی تھی بیڑی پر نگاہِ زینبؑ مضطر

لہو آنکھوں میں بھر جاتا تھا خیموں کا دُھواں بن کر
کہیں زینبؑ کو یاد آتا تھا جب بھی عصر کا منظر

Presented By: ShianeAli.com

کہاں تھا دم یہ بیڑی میں لپٹ جاتی جو پیروں سے
دیا تھا سید سجادؑ نے یہ اذن خود بڑھ کر

ہے دو نیزوں پہ سب لکھی ہوئی روداد الااللہ
کہ اک نیزے پہ سر ہے اور ردا ہے ایک نیزے پر

بہ وقتِ شام آنکھوں کو اداسی گھیر لیتی ہے
نویدؔ آتا ہے کس کی یاد لے کر شام کا منظر

نوحہ

ہائے سجادؑ کو رونے کے زمانے آئے
رونے والے تیرا تابوت اٹھانے آئے

صرف زینبؑ کو ہے سجادؑ کے غم کا ادراک
کیا تھا گریے میں جسے اپنے چھپانے آئے

جانتے تھے ہیں یہی ہاتھ طنابِ کعبہ
شامی اِس واسطے ہتھکڑیاں پنہانے آئے

جانتے تھے ہیں یہی پاؤں ستونِ توحید
ظالم اس واسطے زنجیر پہنانے آئے

گریہ کیا چیز ہے تنہائی کسے کہتے ہیں
نوحؑ و آدمؑ کو یہ سجادؑ بتانے آئے

Presented By: ShianeAli.com

جاننا کون اگر خون نہیں روتے سجادؑ
وہی اجڑے ہیں جو دنیا کو بسانے آئے

آسماں روتا ہے یا اِبر برس جاتا ہے
اُن زمیں والوں پہ ، جو خاک اڑانے آئے

لُوٹ سے شام غریباں کی بچا کیا ہے نویدؔ
جس کو بازار میں سجادؑ لُٹانے آئے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

بیبیاں راہ میں درّوں کے ستم سہتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا
جانے سالار سے کیا کہتی رہی سنتی رہی اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

پردہ ہاتھوں کا بناتیں تو بناتیں کیسے
تھی رسن ہاتھوں میں منہ اپنا چھپاتیں کیسے
موند کر آنکھیں ستم گاروں سے وہ چھپتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

بیبیوں کے لئے آزار تھا آزار کے بعد
آئیں جب شام کے دربار میں بازار کے بعد
بھرے دربار میں وہ دھنستی رہیں گڑتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

کربلا یاد دلاتی تھی صدا گریے کی
گھر کے ہر گوشے سے آتی تھی صدا گریے کی
دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو وہ روتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

Presented By: ShianeAli.com

مار کر درے اُٹھائے ہوئے سالار کے ساتھ
کھا کے غش خاک پہ گرتے ہوئے سالار کے ساتھ
خاک سے اُٹھتی رہیں خاک پہ وہ گرتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

کوئی مشکل نہ تھی سجادؑ کی آسان نویدؔ
ہو وہ دربار کے ہو شام کا زندان نویدؔ
کبھی بیڑی تو کبھی طوق کو وہ روتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ حسینؑ

بند اپنی یہ رَٹ کرو تو سُنو
آ رہی ہے صدا حسینؑ حسینؑ
اللہ اللہ کررہے ہو تم
کررہا ہے خدا حسینؑ حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

سلام

(شہید) سیدہ شہنیلا رضا

اور

(شہید) سید محمد حُر حیدر

www.mirahmadnavaid.com
www.mirahmednavaid.com

Presented By: ShianeAli.com